20271-کیا مسبوق (جس کی امام کے ساتھ کوئی رکعت رہ جائے) اشخاص میں سے کوئی امام بن سکتا ہے؟

سوال

ہماری کمپنی میں نماز کے لیے جگہ ہیں جہاں ہم روزانہ نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ ادا کرتے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والے لوگ امام کے ساتھ ملتے ہیں اور امام کی سلام کے بعد اپنی نماز مکمل کرنے لگتے ہیں تو بعد میں آنے والا کوئی بھائی اپنے بائیں (جو کہ خود بھی دیر سے آیا تھا) جانب والے شخص کی اقتدا میں نماز ادا کرنا شروع کردیتا ہے اس طرح یہ اس کا امام بن جاتا ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

یہ مسئلہ مسبوق شخص کا کسی دوسرے مسبوق شخص کی دوران نماز اقتدا کرنے کے نام سے موسوم ہے، اور اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ منع کرتے ہیں اور کچھ جواز کے قائل ہیں.

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے جواز کو راجح قرار دیا ہے ذیل میں ہم ان کی کلام پیش کرتے ہیں:

"اگر دیر سے آنے والے دو مسبوق شخص مسجد میں داخل ہوں اور ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب امام سلام پھیر دے تو میں تیرا امام ہوں؛ تو دوسرا شخص کہے کوئی حرج نہیں، اور جب امام سلام پھیرے تو دونوں میں سے ایک شخص دوسرے کا امام بن جائے، تو یہ شخص اقتدا سے امامت میں منتقل ہوگیا، اور دوسرا شخص ایک شخص کی امامت سے دوسرے شخص کی امامت میں داخل ہوا.

(بعض علماء کرام کا کہنا ہے): کہ یہ جائز ہے؛ اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ جماعت کے ساتھ دیر سے آکر ملنے والے دو اشخاص اتفاق کرلیں کہ ان میں سے ایک امام بن جائیگا.

ان کا کہنا ہے کہ: ایک شخص کی امامت سے دوسرے شخص کی امامت میں منتقل ہونا سنت نبویہ سے ثابت ہے، جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واقعہ ہوا:

وہ اسطرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کی امامت کروائی پھر دوران نماز ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، چنانچہ جب ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں دیکھا تو پیچھے ہٹ گئے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے آجائیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کروائی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (687) صحیح مسلم حدیث نمبر (418).

چنانچہ اس قصہ میں دو انتقال ہوئے:

پہلا:

ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا امامت سے اقتدا میں منتقل ہونا.

دوسرا:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی امامت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں منتقل ہونا.

(اور ایک قول یہ بھی ہے) کہ یہ جائز نہیں؛ کیونکہ یہ امام سے امام کی طرف منتقل ہونا، اور بغیر کسی عذر کے اقتدا سے امامت کی جانب منتقل ہونا ہے، اور ادنی سے اعلی کی طرف منتقل ہونا ممکن نہیں، چنانچہ انسان کا امام ہونا مقتدی ہونے سے اعلی ہے.

ان کا کہنا ہے: اور اس لیے بھی کہ سلف رحمہم اللہ کے دور میں یہ معروف نہ تھا، چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں سے کسی کی کچھ نماز رہ جاتی تو وہ اس پر متفق نہ ہوتے تھے کہ کوئی ایک آگے بڑھ کر امام بن جائے، اور اگر یہ خیر ہوتی تو اس میں صحابہ کرام سبقت لے جاتے.

لیکن اس کے جواز کے قائلین یہ نہیں کہتے کہ مسبوق افراد سے یہ مطلوب نہیں ہے کہ وہ کسی ایک کو امام بنانے پر متفق ہوں، بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ: اگر ایسا کر لیا جائے تو جائز ہے.

اسے جائز کہنے اور یہ مستحب اور مشروع ہے کہنے میں فرق ہے، چنانچہ ہم اس کی مشروعیت کے قائل نہیں، اور نہ ہی لوگوں کے لیے یہ مندوب قرار دیتے ہیں کہ جب ان کی کچھ نماز رہ جائے تو وہ نماز میں داخل ہونے سے قبل کسی ایک کو کہیں کہ میں تمہارا امام ہوں، لیکن اگر وہ ایسا کر لیں تو ہم ان کی نماز باطل نہیں کرتے.

یہی قول صحیح ہے، یعنی یہ جائز ہے، لیکن ایسا کرنا نہیں چاہیے؛ کیونکہ سلف رحمہ اللہ کے دور میں یہ معروف نہ تھا، اور جو سلف رحمہ اللہ تعالی کے ہاں معروف نہ ہو اس کا ترک کرنا افضل ہے؛ اس لیے کہ ہمیں علم ہے کہ خیر و بھلائی میں وہ ہم سے سبقت لے جانے والے تھے، اور اگر یہ خیر و بھلائی ہوتی تو وہ ہم سے سبقت لے جاتے.

دیکھیں: الشرح الممتع (2/316-317).

واللہ اعلم.